بلوچستان بوائے اسکاوٹس ایسوسی ایشن

ڈزاسٹر رسک رڈکشن مینول

DISASTER RISK REDUCTION MANUAL

دیباچہ:-

جغرافیائی محل وقوع اور خدوخال کے لحاظ سے ایک انتہائی منفرد ملک کی حیثیت رکھتا ہے۔ ملک کے شمالی علاقہ جات میں اُونچے برفانی پہاڑی سلسلے ہیں جبکہ جنوب میں کھلے سمندر، صحرا ہیں۔ وسطی علاقوں میں ذرخیز میدان موجود ہیں یوں نہ صرف یہ جغرافیہ اپنی قدرتی ساخت کے لحاظ سے قدرے مختلف ہیں بلکہ مختلف وسائل سے بھی مالا مال ہیں۔ ان مختلف خدوخال کے علاقوں میں مختلف قدرتی عوامل رونما ہوتے رہے ہیں جو کہ لوگوں کے ماحول اور ان کے عام حالات زندگی پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ جب ان مختلف خدوخال کے خطوں میں قدرتی عوامل اپنے توازن کھودیتے ہیں تو بالآخر آفت کی صورت حال اختیار کر لیتے ہیں۔ جس سے نہ صرف انسانی جانیں بلکہ ان کی جائیدادوں کا بھی ضیاع ہوتا ہے۔ کوئی بھی قدرتی عمل وہاں کے لوگوں کی دفاعی صلاحیتوں کے راست تناسب ہوتا ہے۔ اگر کسی انسانی گروہ کی دفاعی صلاحتیں مضبوط ہونگی تو وہ ناگہانی آفات کی بخوبی مقابلہ کر سکیں گے اور اس کے اثرات زائل کرنے یا کم سے کم کرنے کی استعداد رکھتے ہیں۔

پاکستان بشمول شمالی علاقہ جات اور کشمیر کو درپیش قدرتی خطرات میں زلزلے، سیلاب، خشک سالی، لینڈ سلائیڈنگ، سمندری طوفان، سونامی، دریائی وسمندر کٹاؤ، ہوائے بگولے وغیرہ اہم ہیں۔ حالیہ تحقیقات مطالعوں سے بتا چلا ہے کہ سلسلہ کوہ ہمالیہ و ہندوکش میں جو توانائی جمع ہوئی ہے اس سے ایک بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان کا خدشہ ظاہر ہوتا ہے جب کہ ان آفات کے وقوع پذیر ہونے سے ملک کی اقتصادی ترقی بری طرح متاثر بھی ہوتی ہے۔ پڑھی لکھی عوام ہی ترقی یافتہ ملک کا باعث بنتی ہے۔ تاہم ماضی قریب وبعید میں پاکستان میں آنے والی آفات نے جہاں جانی اور مالی نقصان کیا وہیں بیشتر تعلیمی ادارے بھی ان آفات کی نذر ہر گے۔ نہ صرف یہ کہ محض سکولوں، کالجز کی عمارات ان آفات کی نذر ہوئی بلکہ ان میں پڑھنے والے معصول طلبہ جو کہ ملک کا ایک روشن مستقبل تھے بھی ان آفات کی بھینٹ چڑھ گے۔

1935ء کوئٹہ کے زلزلے میں کم وپیش 30,000 جانیں ضائع ہوئی جبکہ 1974ء میں کوہستان (خیبر پختونخواہ) میں ہونے والے زلزلے میں بھی یہ نقصان ناقابل برداشت تھا۔ اسی طرح 1992 اور 1993ء اور پھر 2003ء کے سیلاب نے ملک کے اقتصادی ومعاشرتی حالات تباہ کر دیئے جبکہ 2005ء کے زلزلے جس میں کم وپیش 80,000 لوگ لقمہ اجل ہو گے جبکہ ریاست جموں وکشمیر میں کوئی بھی سرکاری عمارت بالخصوص کوئی بھی سکول قابل استعمال نہ رہا اور بچوں کی اکثریت بھی انہیں عمارتوں کے گرنے کی وجہ سے لقمہ اجل بنی۔

اب مختلف قومی اور بین الاقوامی ادارے اس نقصان کو کم کرنے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ موجودہ وقت میں UNICEF اور PRDP کے تعاون سے ضلع باغ آزاد کشمیر میں سکولوں میں آفات کی انتظام وانصرام کاری کے لیے پروجیکٹ پر کام شروع ہو چکا ہے تاکہ مستقبل قریب میں ایسی آفات کے نقصانات کے تدارک کے ساتھ ساتھ تخفیف بھی کی جا سکے۔

پراجیکٹ کے اجزاء

پراجیکٹ چار اہم اجزاء پر مشتمل ہے۔

(۱ نقشہ سازی (Mapping and Assessments)

(۲ مقامی سطح پر آفات کی تیاری انتظام وانصرام(Community Based Disaster Management (Risk

۳۔ تخفیف تباہی کو ترقیاتی منصوبوں کے دھارے میں لانا(Mainstreming DRR)

۴۔ قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے ضروری ساز وسامان کا ذخیرہ(Stockpiling)

(۱ نقشہ سازی (Mapping and Assessments)

یہ ڈزاسٹر مینجمنٹ کا بنیادی جز ہے کسی بھی علاقے کی آفات کی اقسام، ماضی میں ہونے والے حادثے اور نقصانات، خطرناک علاقوں کا تعین ونشاندہی، اور وقت کے ساتھ ساتھ انسانی آبادی کے پھیلنے جی وجہ سے جنم لینے والی نئی ممکنہ حادثات کا اندازہ، مقامی لوگوں کی اہلیتوں اور کمزوریوں کا جائزہ لیے بغیر کسی انسانی آبادی کے لیے کوئی جامع منصوبہ سازی جو کہ مقامی حالات کے عین مطابق ہو۔ ممکن نہیں۔ اسی لیے بین الاقوامی طور پر اس جز کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ پراجیکٹ کے اس جز میں دونوں ضلعوں کا نقشہ مرتب کیا گیا جو کہ نہ صرف ان ضلعوں کے طبعی خدوخال کے مطابق رونما ہونے والے قدرتی عوامل کی نشاندہی کرتی ہے بلکہ اُن سے نمٹنے کے طریقوں، محفوظ مقامات کی نشاندہی، دفاعی صلاحیتوں کو بڑھانے اور دیرپا ترقیاتی منصوبوں کی حکمت عملی میں بھی رہنمائی کرتے گا۔

(۲ مقامی سطح پر آفات کی تیاری انتظام وانصرام(Community Based Disaster Risk (Management

جدید تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کسی بھی مقامی انسانی آبادی کو ترقیاتی وغیر ترقیاتی منصوبوں کے اہم فیصلوں میں شامل کیے بغیر اُس منصوبے کی دیرپائیت کو یقینی نہیں بنایا جاسکتا۔ اسی طرح ڈزاسٹر مینجمنٹ میں بھی یہ بات قابل ذکر ہے کہ مقامی سطح پر کسی حادثے کے دوران وہاں سے پہلے سے موجود انسانی آبادی ہی بروقت امداد کے لیے جائے حادثے پر پہنچ سکتی ہے

اورحادثے کے وقوع کے بعد چند گھنٹے جو کہ بہت اہم ہوتے ہیں مقامی آبادی پر مکمل انحصار رکھتی ہے۔اس لیے ڈزاسٹر مینجمنٹ کے شعبے میں مقامی انسانی آبادی کی کمزور صلاحیتوں کو بڑھا کر اور موجود وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے انہیں منظم کرنے پر زور دیا گیا تا کہ حادثے کے دوران بیرونی امداد پہنچنے سے پہلے وہ اپنی مدد آپ کے تحت زیادہ سے زیادہ انسانی جانوں کو بچا سکیں۔اس لیے DMC کو اس پراجیکٹ میں مرکزی اہمیت دی جاتی ہے۔

۳) تخفیف تباہی کو ترقیاتی منصوبوں کے دھارے میں لانا (Mainstreaming DRR)

بہت سارے تحقیقی ادارے اور تحقیق کار اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ دنیا میں اتنا سرمایہ لگانے کے باوجود ترقیاتی منصوبوں کی انسانی زندگی میں بہتری لانے کی رفتار نہ صرف سست ہے بلکہ بذات خود ترقیاتی منصوبے بھی زیادہ دیرپا نہیں۔خاص کر ترقی پزیر مما لک میں یہ ترقیاتی کام قدرتی آفات کے دوران انسانی جانوں کے ضیاع کا موجب بنتے ہیں۔اُس کی اہم وجوہات ناقص منصوبہ بندی، زمین کی سطح پر ہونے والی طبعی تبدیلیوں کا جائزہ نہ لینا اور مناسب تدارک و تخفیفی اور حفاظتی اقدامات کا ملحوظ خاطر نہ رکھنا، نامناسب وقت پر غلط جگہ کا تعین شامل ہے۔

منصوبہ بندی سے پہلے اور دوران اُن پہلوں کا بغور جائزہ لینا نہ صرف سرمایہ لگانے والے اداروں کی ذمہ داری ہیں بلکہ منصوبہ سازی کرنے والے ادارے اور عملے کے ساتھ ساتھ عملی طور پر کام کرنے والے فرد واحد ایک دیرپا اور مضبوط ترقیاتی منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ان میں حکومت کی منصوبہ سازی کے ادارے، مقامی تنظیمیں، مقامی نمائندے، ٹھیکیدار اور کام کرنے والے مزدور اور مقامی اور عام لوگوں کی آبادی کا اپنا اپنا کردار یقینی ہوتا ہے۔تخفیف آفات کے منصوبے کے اس پہلو میں مختلف حکومتی ادارے اور مقامی آبادی کے طبقوں کو احساس دلایا جائے گا کہ وہ آئندہ ہونے والے منصوبہ سازی میں مندرجہ بالا پہلوؤں کو بغور جائزہ لیں تا کہ فطری عوامل کے دوران ہونے والے نتائج کے اثرات کو کم سے کم کیا جا سکے اور مضبوط اور دیرپا ترقیاتی منصوبہ کی تکمیل کو یقینی بنایا جا سکے۔

۴) قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے ضروری ساز وسامان کا ذخیرہ (Sockpiling)

مقامی لوگوں کو ناگہانی آفات کے دوران استعمال ہونے والی ساز وسامان سے لیس کیے بغیر حادثے کے منفی اثرات میں کمی ممکن نہیں۔اس لیے PRDP ڈاسٹر رسک مینجمنٹ پروگرام کے تحت دو طرح کے ساز وسامان کے ذخیرے، ایک ضلعی سطح پر اور ایک یونین کونسل کی سطح پر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ضلعی سطح پر دی جانے والی تلاش و بچاؤ کے سامان میں منفرد مشینوں سے لے کر عارضی رہائشی خیمے، کمبل، برتن اور روزمرہ زندگی کی اشیاء شامل ہیں جبکہ یونین کونسل کی سطح پر دیئے جانے والے اوزار میں وہ سامان شامل ہیں جو کہ ایک عام آدمی استعمال میں لاتے ہوئے دوسروں کی مدد کر سکتا ہے۔مثلاً لیور، بیلچہ، گینتی وغیرہ۔

اصطلاحات اور تعریفیں

Terms, and Definitions

Terms, and Definitions اصطلاحات اور تعریفیں

HANDOUTS – DISASTER RISK REDUCTION

Disaster - a serious disruption of the functioning of a community that causes widespread human, material, economic or environmental losses and exceeds the ability of the affected community to cope using its own resources.
Disaster = vulnerability + hazard

Hazard - a potentially damaging physical event, phenomenon or human activity that may cause the loss of life or injury, property damage, social and economic disruption or environmental degradation. Natural hazards are natural processes or phenomena occurring that may constitute a damaging event.

Risk - the probability of harmful consequences, or expected losses (deaths, injuries, materials, livelihoods, economic activity disrupted or environment damaged) resulting from interactions between natural or human-induced hazards and vulnerable conditions.

Vulnerability - the conditions determined by physical, social, economic and environmental factors or processes, which increase the susceptibility of a community to the impact of hazards.

Capacity - a combination of all the strengths and resources available within a community, society or organization that can reduce the level of risk, or the effects of a disaster. Capacity may include physical, institutional, social or economic means as well as skilled personal or collective attributes such as leadership and management. Capacity may also be described as capability.

Mitigation - ways to limit the likely extent of damage - structural/physical measures taken before a disaster to protect and/or strengthen vulnerable elements, to reduce the potential for negative impact on it from natural hazards.

Preparedness - actions taken and plans made in an attempt to cope better and increase survival chances when a hazard arrives. It includes all activities, which are taken in advance by people and organizations to ensure effective response to the potential impact of natural hazards, including support to the local coping capacity of the population at risk, the issuing of timely and effective early warnings, as well as the temporary removal of people and property from a threatened location.

Resilience / resilient – the capacity of a system, community or society to resist or to change in order that it may obtain an acceptable level in functioning and structure This is determined by the degree to which the social system is capable of organising itself and the ability to increase its capacity for learning and adaptation, including the capacity to recover from a disaster.

آفت۔(Hazard):۔

ایک ایسا ممکنہ ضرر رساں قدرتی یا انسانی حادثہ یا واقعہ جس کے کسی خاص وقت پر خاص علاقے میں رونما ہونے کا خدشہ ہو اور اس سے انسانی جانوں، املاک اور ماحول کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو آفت کہلاتا ہے۔ مثلاً زلزلہ، سیلاب، جنگ وغیرہ۔

عدم تحفظات(Vulnerabilities):۔

طبی، سماجی، معاشی اور ماحولیاتی پہلوؤں اور عوامل کے تعین کیے ہوئے کیفیات جو آفت کے رونما ہونے کی صورت میں انسانی آبادی کے اثر پذیری کو بڑھا دیتی ہے۔ مثلاً دور افتادہ وادیوں کے غریب لوگ، کمزور عورتیں وغیرہ۔

مضبوط استعدادیں(Capacities):۔

وہ تمام مثبت حالات اور اہلیتیں جو کسی خاص علاقے کی انسانی آبادی کو ممکنہ آفات سے نمٹنے میں مدد دیں مضبوط صلاحتیں کہلاتے ہیں۔ مثلاً پڑھے لکھے، امیر و ہنر مند لوگ، مضبوط عمارتیں، آفات سے مکمل آگاہ آبادی وغیرہ۔

خدشہ، اندیشہ، خطرہ(Risk):۔

کسی بھی آفت کے رونما ہونے سے اُس خاص علاقے میں مخصوص وقت پر ممکنہ جانوں یا املاک کے ضائع ہونے کا امکان، خدشہ یا خطرہ کہلاتا ہے۔ مثلاً پہاڑی علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ، میدانی علاقوں میں سیلاب کا خطرہ وغیرہ۔

تباہی(Disaster):۔

کسی آفت کے رونما ہونے کی وجہ سے بڑے پیمانے پر ہونے والے جانی و مالی نقصان اور املاک و ماحولیات کا ضیاع جس پر وہاں کے مقامی آبادیاں اپنے ذرائع قابو نہ پاسکیں تباہی کہلاتا ہے۔ اس دوران مقامی حکومتی، نظم و نسق مکمل اور معاشرتی نظام مکمل طور پر کام کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے تباہی کہلاتا ہے۔

تدارک(Prevention):۔

وہ تمام سرگرمیاں جو کسی ممکنہ تباہی سے مستقل حفاظت اور بچاؤ کے لیے حادثے کے رونما ہونے سے قبل عمل میں لائی جائیں تدارک کہلاتا ہے۔ مثلاً قانون سازی، منصوبہ سازی، منصوبہ بندی برائے استعمال اراضی تدارک کے زمرے میں آتے ہیں۔

تخفیف کرنا(Mitigation):۔

وہ تمام اقدامات جو کسی حادثے یا آفت کے رونما ہونے سے پیشتر کسی خاص آبادی پر اُس کے اثرات کو کم کرنے یا ختم کرنے کے لیے اُٹھائی جائیں تخفیف کہلاتا ہے۔ مثلاً حفاظتی پشتیں وغیرہ۔

تیاری(Preparedness):۔

وہ تمام سرگرمیاں جو جان و مال کے نقصان کو کم کرنے، لوگوں اور انکے اموال کو عارضی طور پر نقصان دہ جگہ سے انخلاء کرنے نیز بروقت موثر بچاؤ، امداد اور بحالی کے اقدامات کے لیے سہولت اور مدد کرنے کو تیاری کہتے ہیں۔ مثلاً آفات کے بارے میں آگاہی مہم، تلاش و بچاؤ کے لیے اقدامات، پیشگی اطلاع کا نظام وغیرہ۔

ردعمل(Response):۔

آفت کے رونما ہونے کے بعد کیئے جانے والی وہ تمام اقدامات جو دوران آفت متاثرہ لوگوں کے بچاؤ اور بچنے والے متاثرین کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے اٹھائی جائیں۔ مثلاً تربیت یافتہ لوگوں سے کام لینا، بچنے والے متاثرین کے لیے عارضی رہائش کا بندوبست وغیرہ۔

امداد(Reflief):۔

دوران اور بعد از آفت دی جانے وہ تمام امدادی کاروائیاں جو متاثرہ لوگوں کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مختلف اشیاء کی صورت میں مہیا کی جائے۔ مثلاً صحت عامہ، پینے کے لیے پانی اور کھانے کے لیے خوراک اور عارضی رہائش وغیرہ۔

آبادکاری(Rehabilitation):۔

وہ اقدامات اور عمل جو تباہی کے بعد متاثرہ لوگوں کو انکی سابقہ معمول زندگی پر واپس لانے کے لیے کی جائے اُسے آبادکاری کہتے ہیں۔

بحالی(Recovery):۔

کسی تباہی کے وقوع پزیر ہونے کے بعد متاثرہ لوگوں کو ان کے درہم برہم شدہ حالات سے نکال کر زندگیوں کو عارضی طور پر معمول پر لانے کو بحالی کا نام دیا جاتا ہے۔

تعمیر نو(Reconstruction):۔

یہ مرحلہ آباد کاری کے بعد ساتھ ساتھ شروع ہوتا ہے۔اس دوران تباہ شدہ علاقے میں انسانی آبادی اور حکومتی و معاشرتی نظام کو اپنی اصلی حالات میں لانے کے لیے تمام سرگرمیوں بروئے کار لائی جاتی ہیں۔مثلاً مستقل رہائش گاہوں کی تعمیر، تمام سہولیات کی مکمل بحالی اور حادثہ سے پہلے کی یا اس سے بہتر حالت میں واپسی۔

ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور سکولوں کی سطح پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ٹیم کی ذمہ داریاں

DMC & SBDMC Responsibilities

ذمہ داریاں:۔

۱۔ سٹاک پائل کے رکھنے کے لیے گودام کا انتظام۔

۲۔ آفات کے اثرات کو کم کرنے کے لیے سرگرمیاں تشکیل دینا۔

۳۔ دوسرے اداروں سے رابطے کو بڑھانا۔

۴۔ علاقائی سطح پر ردعمل کی ٹیم مرتب کرنا اور ہر سطح کے ہنگامی حالات کے لیے رکھنا

۵۔ آفت سے پہلے، دوران اور بعد میں تمام انتظام کاری۔

۶۔ دوران آفت سٹاک پائل کا موثر استعمال۔

۷۔ دوران آفت متاثرین کو صحیح دیکھ بھال اور ان کو تلاش و بچاؤ اور ابتدائی طبی امداد فراہم کرنا۔

۸۔ بیرونی امداد کا حقدار تک ترسیل۔

۱۔ یونین کونسل کی سطح پر ردعمل کی ٹیم (UCERT) کی ذمہ داریاں۔

الف:۔ معلومات اور مواصلات کی ٹیم کی ذمہ داریاں۔

تباہی آفت سے پہلے:۔

☆ تمام متعلقہ ٹیموں اور یونین کونسل کی سطح پر انتظام وانصرام کی ٹیم (UCDMC) کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھنا۔

☆ اکھٹی کی گئی معلومات کو فیصلہ سازی کے لیے استعمال کرنا۔

☆ وقتاً فوقتاً آفت کی صورت حال سے تمام ٹیموں (UCDMC) اور متعلقہ محکموں کو آگاہ کرنا۔

☆ آفت کی وجہ سے ہونے والے نقصان کے حوالے سے تمام متعلقہ محکموں اور (UCDMC) کو آگاہ کرنا۔

☆ دیگر NGOs اور رضا کار تنظیموں کے ساتھ رابطہ رکھنا۔

☆ مقامی سطح پر دستیاب مواصلات کے وسائل کو بروئے کار لانا جیسا کہ پولیس اسٹیشن کا وائرلیس سسٹم، پریس اور میڈیا۔

☆ متعلقہ یونین کونسل کے حوالے سے تمام ضروری معلومات (آبادی، مرد، خواتین، بچے، بزرگ، جغرافیائی حدود، سہولیات، ذرائع آمدن و آمدورفت وغیرہ) مہیا کرنا۔

☆ یونین کونسل کے حدود میں آنے والی ممکنہ آفات اور اس موسم کے متعلق مکمل معلومات جمع کرنا۔

☆ خطرات کی اقسام کے متعلق معلومات رکھنا۔

☆ ان خطرات کے زیر اثر علاقہ جات کی نشاندہی۔

☆ ماضی میں رونما ہونے والی تمام آفات کی مکمل تفصیلات اکھٹا کرنا۔

☆ ان خطرات سے نبرد آزما ہونے کے لیے کمزوریوں اور کمزور عدم تحفظات (Vulnerabilities) کی نشاندہی کرنا۔

☆ میٹنگ میں حاضری۔
☆ ضروری سامات کو اکھٹا کرنا اور تیار رکھنا۔
☆ اپنے لیے سامان کی لسٹ بنانا۔

تباہی آفت کے دوران(During Disaster):۔

☆ جائے حادثہ پر فوراً پہنچنا۔
☆ موقع پر پہنچ کر فوراً کاروائی کرنا۔
☆ ٹیموں سے ممکنہ زخمیوں کے لیے گھر گھر تلاشی کا عمل کروانا۔
☆ پھنسے ہوئے لوگوں کو تلاش کرنا، نکالنا اور محفوظ جگہوں پر پہچانا۔
☆ زخمیوں کو درجہ بندی کے لحاظ سے رکھنا۔
☆ دوران آفت بجلی اور گیس کی سپلائی کو بند کرنا۔

آفت کے بعد(Post Disaster):۔

☆ تباہ کاریوں کی ابتدائی جانچ پڑتال کرنا۔
☆ متاثرین کی تفصیلی لسٹ تیار کر کے(UCDMC) کے ذریعے ضلعی انتظامیہ کو مطلع کرنا۔
☆ آفت کے تباہی کے دوران استعمال کیئے جانے والے سامان کو دوبارہ سے قابل استعمال حالت میں اکھٹا کر کے رکھنا۔

(ت) انتظامیہ اور سامان کی ذمہ دار ٹیم

تباہی آفت سے پہلے(Pre Disaster):۔

☆ متاثرین آفات کے لیے عارضی رہائش، خورات، پانی، صفائی اور سیکورٹی کے لیے منصوبہ سازی۔
☆ امدادی سامان کا ذخیرہ اور ذرائع آمدورفت کی نشاندہی اور بہم پہنچانے کے لیے اقدامات کرنا۔
☆ رضا کاروں سے رابطہ کاری۔
☆ ذخیرہ خوراک اور امدادی سامان کے لیے گودام کا انتظام۔
☆ ہنگامی حالات میں استعمال کے لیے ضروری اوزار اور اسکی انتظام و انصرام کی ذمہ داری۔
☆ امدادی سامان کا کنٹرول۔
☆ باقاعدہ ریکارڈ رکھنا۔

دوران تباہی آفت(During Disaster):۔

☆ متاثرین کے لیے بنیادی ضروریات اور اشیاء کی فراہمی۔
☆ عارضی رہائش اور آمدورفت کا بندوبست کرنا۔
☆ امداد کے حصول کے لیے مسلسل رابطہ رکھنا۔

تباہی آفت کے بعد(Post Disaster):۔

☆ دوران تباہی استعمال کے بعد جو سامان ناکارہ یا ضائع ہوا ہے اس کی بحالی کرنا۔
☆ آباد کاری اور امدادی کاموں کے لیے ضروری ساز و سامان کا اکھٹا کرنا۔
☆ جو اوزار استعمال ہو چکے ہیں ان کو جمع کرنا۔
☆ سیکورٹی کا انتظام کرنا۔
☆ آئندہ کے لیے منصوبہ بندی۔

چند اہم قدرتی آفات اور ان کے لیے حفاظتی اقدامات

Hazards and Safety Tips

یہاں ان چند آفات کا تفصیل سے ذکر کرنا لازم ہوگا جو زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں اکثر اوقات رونما ہوتے رہتے ہیں اور انسانی جانوں اور املاک کے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ ان میں زلزلہ، پہاڑی تودوں کا گرنا، آسمانی بجلی، سیلاب اور خشک سالی قابل ذکر ہیں۔ ذیل میں ان آفات کا تعارف، وجوہات اور حفاظتی اقدامات کے بارے میں تفصیل سے معلومات دی گئی ہیں۔

۱۔ زلزلہ EARTHQUAKE

تمہید:۔

کوئی شخص یقینی طور پر یہ نشان دہی نہیں کر سکتا کہ زلزلے کے بعد کیا ہوگا اور ارد گرد کے ماحول پر کیا اثرات مرتب ہوں گے لیکن مختلف تجربہ کار لوگوں کی تحریری دستاویزات کو پڑھنے کے بعد یہ معلوم کرنا آسان ہے کہ زلزلہ کیسے آتا ہے اور اس سے پیدا ہونے والے مضر اثرات کا ماحول اور معاشرے پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اس ضمن میں ہمیں زمینی خدوخال اور زمین کی بناوٹ کے بارے میں علم ہونا چاہیے۔ اس سبق سے زمین کی بناوٹ، زلزلے کے اسباب، اس کی تباہ کاریوں اور گھر والوں اور ہمسایوں کو زلزلے سے بچانے کے لیے حفاظتی تدابیر کے بارے میں پڑھایا جائے گا۔

تعارف:۔

زلزلہ سے مراد زمین کی بیرونی سطح پر آنے والی وہ ارتعاش جو زمین کے اندرونی تغیرات کی وجہ سے وقوع پذیر ہو زلزلہ کہلاتا ہے۔ زلزلہ جس کی پیشگی اطلاع ابھی تک ممکن نہیں ہو سکا اور نقصانات کے اعتبار سے یہ چند تباہ کن آفات میں شمار ہوتا ہے۔ ہماری زمین مختلف پلیٹوں پر مشتمل ہے جو ہر وقت حرکت میں ہوتی ہیں جن کے ٹکراؤ اور تصادم سے توانائی پیدا ہوتی ہے جو لہروں کی شکل میں خارج ہوتی ہے۔ جس کی طاقت سے زمین میں ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔

زلزلے کی وجوہات:۔

۱۔	پلیٹوں کی حرکت کی وجہ سے پیدا ہونے والا زلزلہ	Tectonic
۲۔	آتش فشاں پہاڑ میں لاوا پھٹنے کی وجہ سے زلزلہ	Volcanic
۳۔	انسانی یا مصنوعی وجوہات سے پیدا ہونے والا زلزلہ (نیوکلیئر، دھماکہ، بلاسٹنگ وغیرہ)	Artificial

---

زمین کی بناوٹ

زمین کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ بیرونی یا سخت خول (Crust): یہ زمین کی سب سے بیرونی خول جو سخت چٹانوں سے بنا ہوتا ہے۔ اس حصے میں پلیٹوں کے حرکات و ٹکراؤ زلزلوں کا سبب بنتی ہے۔

۲۔ درمیانی تہہ (Mantle): زمین کا یہ حصہ نیم مائع حالت میں چکر لگاتا ہوا سیال مادہ پر مشتمل ہوتا ہے جسے لاوہ کہتے ہیں۔

۳۔ اندرونی یا مرکزی حصہ (Core): یہ بناوٹ کے لحاظ سے انتہائی سخت اور لوہے کے مواد سے بنا ہوتا ہے۔

ہماری زمین کا بیرونی حصہ کئی بے قاعدہ سخت حصوں میں بٹا ہوا ہے جس کو پلیٹیں کہتے ہیں۔ یہ پلیٹیں کروڑوں سال آہستہ آہستہ چل رہی ہیں۔ ان کو چلانے کے لیے طاقت زمین کا اندرونی حصہ مہیا کرتا ہے۔ پلیٹوں کی اس حرکت سے زمین کی شکل وجود میں آتی ہے۔ جیسے پہاڑ، وادیاں، میدان اور سطح مرتفع وغیرہ۔ زلزلہ اس صورت میں رونما ہوتا ہے جب یہ پلیٹیں Plates ایک دوسرے سے رگڑ کھاتی ہیں۔ دوسری صورت میں زمین کے اندرونی حصے میں موجود انتہائی گرم لاوہ جب پھٹتا ہے تو اس کی زور آور حرکت کا مکمل دباؤ زمین کے بیرونی سخت حصے پر پڑتا ہے اور یہ سخت حصہ ٹوٹ جاتا ہے جس سے حرکت پیدا ہوتی ہے۔ یہ حرکت لہروں کی شکل میں زمین کی اوپر والی سطح پر آتی ہے۔ یوں کوئی بھی چیز اپنی جگہ سے حرکت کرتی ہے تو زمین اپنی کشش ثقل کی طاقت سے اسے زمین بوس کر دیتی ہے۔

1906ء میں چلی کے ملک میں آیا تھا جس کی شدت ریکٹر سکیل پر 9.5 تھی۔

زلزلہ کے اثرات:۔

☆ عمارتیں منہدم ہو جاتی ہیں یا ان کو شدید نقصان پہنچتا ہے

☆ ذرائع مواصلات درہم برہم ہو جاتے ہیں۔

☆ انسانی جانوں کا نقصان وضیاع

☆ لوگ زخمی ہو جاتے ہیں

☆ املاک کو نقصان پہنچتا ہے

☆ انسانی معمولات زندگی درہم برہم ہوتے ہیں

☆ آب وہوا اور ماحول کو نقصان پہنچتا ہے

☆ بہت سے وبائی امراض پھیلتی ہیں

حفاظتی اقدامات:۔

طویل المدت اقدامات

۱۔ بلڈنگ کوڈز کا نفاذ

۲۔ مقامی سطح پر انفرادی اور اجتماعی منصوبے برائے انخلاء اور اس کی مشق کرنا

۳۔ آفات کے مضمون کی تعلیمی نصاب میں شمولیت

۴۔ مستحکم محکمہ برائے شہری دفاع

۵۔ معلومات کی تشہیر کا مناسب بندوبست

اقدامات:۔

ہنگامی حالات سے نپٹنے کی تیاریاں جن میں زلزلہ سے پہلے، دوران اور زلزلے کے بعد میں اٹھائی جانیوالی حفاظتی تدابیر شامہ ہیں

زلزلہ سے پہلے:۔

☆ غیر ہموار سطح پر گھر نہ بنائے جائیں

☆ مکانات لینڈ سلائیڈنگ والے علاقے سے دور بنائے جائیں

☆ تعمیر کے وقت بلڈنگ کوڈ پر عمل درآمد کرنا چاہیے اور گھروں کے دروازوں کے کھلنے کا رخ ہمیشہ باہر کی طرف ہونا چاہے۔

☆ تمام اہل خانہ کو زلزلہ سے بچاؤ کے بارے میں آگاہ کیا جانا چاہے

☆ پانی کی بوتلیں، بیٹری سے چلنے والا ریڈیو، خوراک، ابتدائی طبی امداد کا سامان، نیز ایندھن کا پیشگی بندوبست کیا جانا ضروری ہے۔ گیس اور بجلی کی فراہمی منقطع کرنے کے سامان کا بھی انتظام کرنا چاہیے۔

☆ ایسی اشیاء جن کے بھڑک اٹھنے کا اندیشہ ہو کو چولہوں، گیزر اور ہیٹر وغیرہ سے دور رکھا جائے

☆ تمام اہل خانہ کو علم ہونا چاہیے کہ بجلی، گیس اور پانی کی سپلائی بند کرنے کے سوئچ اور والوز کہاں نصب ہیں

☆ بھاری فرنیچر اور ریفریجریٹر وغیرہ کو ایسی جگہ رکھیں جہاں انکے گرنے کا خدشہ نہ ہو

☆ ہنگامی حالات میں باہر نکلنے والے راستوں کی پہلے سے نشاندہی کرلیں

☆ پلنگ یا چارپائی کے پاس یا اوپر تصویر نہیں لگانی چاہیے۔ اگر لگانا ضروری ہو تو اچھی طرح دیوار کے ساتھ فکس کر کے لگانی چاہیے۔

دوران زلزلہ (During):-

☆ اگر آپ گھر کے اندر موجود ہیں تو جھٹکے محسوس ہوتے ہی کمرے کے محفوظ مقام کی طرف چلے جائیں

☆ بڑی میز وغیرہ ہو تو اس کے نیچے پناہ لے لیں

☆ زلزلے سے چھتوں کا درمیانی حصہ گرنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے اس لیے دیوار کے ساتھ کونے میں کھڑے ہو جائیں تاکہ آپ اوپر سے گرتی ہوئی چیزوں سے محفوظ رہ سکیں

☆ کھڑکیوں کے قریب ہرگز پناہ نہ لیں

☆ اگر آپ گھر سے باہر ہیں تو کسی کھلی جگہ پہنچنے کی کوشش کریں۔ عمارتوں، بجلی کے کھمبوں اور تاروں، درختوں وغیرہ سے دور رہنے کی کوشش کریں۔

☆ زلزلہ کے وقت اگر آپ کھانا پکا رہے ہیں تو فوراً چولہا بند کر دیں۔

☆ زلزلہ کے وقت اگر آپ ڈرائیونگ کر رہے ہیں تو گاڑی سڑک کے کنارے احتیاط سے روک دیں

☆ دوران زلزلہ پل، انڈر پاس یا کسی ہوڈنگ کے تلے پناہ مت لیں۔

☆ اگر زلزلے کے بعد آپ ملبے تلے دب گئے ہیں تو ہوش و حواس قائم رکھیں تاکہ تلاش و بچاؤ کے عملے کا آپ سے رابطہ ممکن ہو اور جلد آپ کی مدد کے لیے آپ تک پہنچ سکیں۔

☆ جن علاقوں میں زلزلہ آنے کا قوی امکان ہوتا ہے وہاں رہنے والے لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ گھر میں دو سے تین ہفتے کی خوراک، پانی ہر وقت ذخیرہ رہے تاکہ ملبے تلے پھنس جانے کی صورت میں زندگی بچائی جا سکے۔

زلزلے کے بعد (After):-

☆ زلزلہ کے نتیجے میں زخم آئیں تو فوری طور پر ابتدائی طبی امداد حاصل کریں۔

☆ اگر ملبے کے اندر ہوں تو پرسکون رہیں۔ غیر ضروری حرکت سے پرہیز کریں کیونکہ آپ کی حرکت سے ملبہ آپ پر گر کر مزید نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔

☆ دوران خون کو برقرار رکھنے کے لیے وقفے وقفے سے ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کو حرکت دیتے رہیں۔

☆ زلزلہ سے بہت زیادہ متاثر ہونے والی بلڈنگ کو گرا دینا ہی مناسب ہے۔

پہاڑی تودوں کا گرنا یا ریزش زمین Landslides

چٹانیں آب و ہوا اور قدرتی عوام کے نتیجے میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر لڑھکتے ہوئے زمین پر جا گرتے ہیں۔ یہ چٹانیں حجم کے لحاظ سے بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے تودوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ مٹی یا چٹان کے ان تودوں کے نیچے گرنے کے اس عمل کو ریزش زمین کہا جاتا ہے۔ پہاڑی تودے اچانک نہیں کرتے بلکہ ایسی صورت حال پیدا ہونے میں کچھ وقت ضرور درکار ہوتا ہے۔ جن پہاڑوں اور ڈھلوانوں کی بنیادوں میں پانی جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے ان کے کچھ حصے زیادہ نم اور کمزور ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں وہ کمزور ہو کر بھربھرا ہو جاتے ہیں۔ آخر کار نمی سے بھرپور کمزور پہاڑی چٹانیں یا مٹی کے تودے اپنی بنیادیں چھوڑ دیتے ہیں اور جس طرف راستہ ملے اس طرف لڑھک جاتے ہیں۔ یہ صرف ایک فطری عمل نہیں ہے بلکہ اس میں انسانی عوامل بھی کارفرما ہوتے ہیں۔ جیسے سرنگیں کھودنا، جنگلات کا کٹاؤ اور ذرائع آب کے غیر محفوظ استعمال کی وجہ سے بھی لینڈ سلائیڈنگ کے خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ نیز تیز بارش، آتش فشاں کے پھٹنے، برف کے پگھلنے یا زلزلہ کی وجہ سے بھی لینڈ سلائیڈنگ ہو سکتی ہے۔

علامات:-

☆ پہاڑی ڈھلوانوں میں دراڑوں کا بننا

☆ چٹانوں کا آہستہ آہستہ نیچے کی طرف کھسکنا

☆ درختوں، کھمبوں یا دیواروں کا ایک طرف کو جھکنا

☆ ڈھلوان پر کچھ حصوں کا اندر اور کچھ کا باہر آنا

☆ مکانوں کے پلستر یا بنیادوں میں نئی دراڑیں یا شگاف نمودار ہونے لگتے ہیں

☆ دروازے کھڑکیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں

☆ بیرونی راستے، دیواریں اور سیڑھیاں وغیرہ عمارتوں سے علیحدہ ہونے لگتی ہیں

☆ زمین ایک سمت میں نیچے کی طرف کھسکنا شروع ہو جاتی ہے۔ گڑگڑاہٹ بھی سنائی دیتی ہے۔

☆ زمینی پانی کے چشمے یا راستے اپنا رخ تبدیل کر سکتے ہیں یا نئے چشمے ابلنا اور پرانے چشمے ختم ہو جانا شروع ہو جاتے ہیں

وجوہات:۔

☆ زیادہ اور شدید بارشوں کی وجہ سے

☆ جنگلات کے کٹاؤ کی وجہ سے

☆ موسمی اثرات کی وجہ سے

☆ دریائی کٹاؤ کی وجہ سے

☆ برف پگھلنے کی وجہ سے

ممکنہ اقدامات: لینڈ سلائیڈنگ کے خطرات میں کمی کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جا سکتے ہیں۔

آفت سے پہلے: لوگوں میں لینڈ سلائیڈنگ کے بارے میں جاننے کے لیے شعور و آگہی مہم چلائی جائے۔

پیشگی اطلاع کا نظام:۔

آبادی کے انخلاء یا علاقے کو خالی کرنے کے منصوبے بنائیں اور کم از کم انخلا کے دو راستے تجویز کریں۔ گھر والوں، رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ مل کر ایک ہنگامی رابطہ پلان بنائیں تا کہ اگر تو وہ گرنے یا کیچڑ کے باؤ کی وجہ سے گھر والے ایک ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں تو واپس ایک جگہ ملنے کا منصوبہ بنائیں۔ شجر کاری کی مہم چلانا تا کہ جنگلات میں اضافہ ہونے سے ڈھلوانی زمین مضبوط ہو جائے۔ اگر لوگوں کو سیدھی ڈھلوانوں پر یا کھڑی چٹانوں پر جہاں لینڈ سلائیڈنگ کا امکان ہو گھر بنانے کی اجازت نہ دی جائے تو نقصان سے بچا سکتا ہے۔

آفت کے دوران:۔

☆ اگر گھر کے اندر موجود ہیں تو اندر ہی رہیں اور کسی مضبوط فرنیچر کے نیچے پناہ لیں۔

☆ اگر گھر سے باہر ہیں تو سلائیڈ کے بہاؤ سے دور ہٹ جائیں۔

☆ اگر چٹانیں یا پتھر ٹوٹ کر قریب آ رہے ہوں تو قریب ترین پناہ گاہ کی طرف دوڑ لگائیں۔ جیسے درختوں کے جھنڈ یا کوئی عمارت، گڑھوں اور سوراخوں سے ہوشیار رہیں۔

آفت کے بعد:۔

☆ تودہ گرنے والے حصے سے دور رہیں کیونکہ مزید تودے گرنے کا خطرہ رہتا ہے۔

☆ زخمی ہونے والے یا پھنس جانے والے لوگوں کو دیکھیں اور جہاں ضروری ہو ابتدائی طبی امداد فراہم کریں۔

☆ بجلی، گیس اور ٹیلیفون کی تاروں کو معائنہ کر لیں اور ان کو نقصان پہنچنے کی صورت میں متعلقہ دفتر کو اطلاع کریں

☆ چیک کریں کہ عمارت کی بنیاد کو نقصان تو نہیں پہنچا

☆ اگر زمین کو نقصان ہے تو جس قدر جلدی ممکن ہو وہاں دوبارہ مٹی ڈال کر پودے لگائیں کیونکہ زمین کے کٹاؤ کی بدولت اچانک سیلاب آ سکتا ہے۔

حفاظتی تدابیر:۔

☆ زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں

☆ دیوار بندی کی جائے

☆ جنگلات کو کم کاٹا جائے

☆ سلائیڈنگ ایریا سے گزرتے وقت احتیاط گزریں۔

خشک سالی Drought

ایک لمبے عرصے تک بارشوں کا سلسلہ منقطع ہونے سے خشک سالی پیدا ہو جاتی ہے۔اس دوران اگر بارش ہو بھی جائے تو اس کے اثرات محدود ہوتے ہیں کیونکہ بارش کا پانی زمین میں جذب ہونے سے پہلے ہی بھاپ بن کر اڑ جاتا ہے۔جانوروں اور درختوں کو زندہ رہنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔اور انسانوں کو زندہ رہنے کے لیے پانی کے ساتھ ساتھ جانوروں، درختوں اور پودوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

پانی خوراک کا ایک اہم حصہ ہے لہذا جب پانی کی کمی کی وجہ سے پودوں، گھاس اور درختوں کے خاتمے کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے تو جانوروں کا خاتمہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔اس صورت حال میں انسانی زندگی سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہے۔خشک سالی ایک قدرتی لیکن سست رو خطرہ ہے جسے رونما ہونے میں چند ماہ سے لیکر کئی سال لگ سکتے ہیں۔اس سے ایک بہت بڑا علاقہ متاثر ہو سکتا ہے۔اگرچہ یہ ایک قدرتی خطرہ ہے لیکن اس کے اثرات مکمل طور پر قدرتی نہیں ہیں۔انسانوں کی فطری ماحول سے متصادم ترقی نے دنیا کے درجہ حرارت میں اضافہ کر دیا ہے اور مقامی یا علاقائی سطح پر خشک سالی کے اثرات کم کرنے کے لیے موثر اقدامات نہ کرنے کی وجہ سے بھی خشک سالی اور اس کے اثرات میں اضافہ ممکن ہے۔

خشک سالی کے اثرات/نقصانات:۔

اگر خشک سالی کا دورانیہ ایک سے دو موسموں تک بھی محدود ہو تب بھی مقامی آبادیاں ایک لمبے عرصے تک کمزور دفاعی صلاحیتوں کے گھن چکر میں پھنس جاتی ہیں۔چونکہ وہ خشک سالی کے دوران کوئی بھی فصل حاصل نہیں کر پاتے اور ان کے جانور بھی بیمار اور کمزور ہو جاتے ہیں۔اس لیے خشک سالی کے اثرات کم ہونے کے باوجود انہیں سرمائے کی کمی کے باعث فصلیں کاشت کرنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ذرائع روزگار شدید متاثر ہوتا ہے جس کے نتیجے میں انسانی اموات کے ساتھ ساتھ ہزاروں افراد کو دوسرے علاقوں میں منتقل ہونا پڑتا ہے۔مال مویشیوں کی تعداد میں کمی آتی ہے۔

خشک سالی کے خطرات میں کمی کے اقدامات:۔

☆ خشک سالی کی پیشگی اطلاع

☆ نگرانی

☆ خطرات کی جانچ پڑتال

حقیقی اقدامات:۔

خشک سالی کے اثرات وخدشات میں کمی کے لیے دو قسم کے اقدامات انتہائی اہم ہیں۔

۱۔ پانی اور زمین کی حفاظت

۲۔ مال مویشیوں کا انتظام وانصرام

۱۔ پانی اور زمین کی حفاظت

مٹی میں نمی کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ خشک علاقہ جات میں پانی کے ذخائر کو محفوظ کرنے کے طویل المدت اقدامات کیے جائیں۔جوں جوں زمین میں نمی کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے توں توں زمین تڑخنا شروع ہو جاتی ہے۔لہذا مقامی سطح پر چھوٹے تالاب اور گہرے کنوں کی کھدائی ایک مناسب حکمت عملی ہو سکتی ہے۔خشک زمین اور موسم

عملی ہوسکتی ہے۔

۲۔ **مال مویشیوں کی تعداد میں کمی:۔**

جب کسی علاقے کوغذائی قلت کا سامنا ہوتو مویشیوں کی تعداد کا جائزہ لیتے ہوئے کم مفید جانوروں کوفروخت کر دینا بہترین حکمت عملی ہے۔خشک علاقوں میں جانوروں کی تعداد کوسوچ سمجھ کر بڑھانا چاہیے۔مویشیوں کی تعداد بعض اوقات فائدہ پہنچانے کے بجائے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

۳۔ **مال مویشیوں کی علیحدہ علیحدہ خوراک کی فراہمی:۔**

خشک سالی کے دوران مال مویشیوں کا انتظام بہتر انداز میں کرنے کے لیے انہیں مختلف حصوں میں بانٹ دیں۔زیادہ مفید جانوروں کوعلیحدہ اور مناسب چارہ دیں۔ اس طرح دوسرے جانور بھی اپنی جسمانی ضروریات کے مطابق خوراک حاصل کرسکیں گے۔دوسری صورت میں زیادہ خوراک کے متقاضی اور مفید جانور اپنی ضروریات پوری کرنے میں ناکام رہیں گے جس سے مفید جانور بھی کمزور ہوجائیں گے۔

۴۔ **بیماریوں سے حفاظت:۔**

خشک سالی کے دوران اپنے مال مویشیوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کی ہرممکن کوشش کریں۔اٹھارہ ماہ سے کم عمر تمام جانوروں کوکیڑوں سے بچانے کی اضافی کوشش کریں۔

آسمانی بجلی Lightening

بجلی کی تیز چمک جو بادلوں کے آپس میں ٹکراؤ اور گرجنے سے پیدا ہوتی ہے اسے آسمانی بجلی کہتے ہیں۔آسمانی بجلی بہت خطرناک ہوتی ہے۔

بادل کیسے گرجتے ہیں اور آسمانی بجلی کیسے پیدا ہوتی ہے

بجلی کے لہر بردار بادلوں کے باہمی ٹکراؤ آسمانی بجلی کا سبب بنتا ہے۔اس عمل کے دوران جو آواز پیدا ہوتی ہے اسے بادلوں کی گرج کہتے ہیں۔چونکہ روشنی کی رفتار آواز کی رفتار سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہمیں پہلے آسمانی بجلی کی چمک نظر آتی ہے اور بعد میں آواز آتی ہے۔آسمانی بجلی تقریباً 54000 F ہوتی ہے۔یہ سورج کی سطح سے گرم ہوتی ہے۔

آسمانی بجلی کے فائدے:۔

☆ آسمانی بجلی چمکنے سے زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ بجلی کے چمکنے سے نائٹروجن کی بہت بڑی مقدار فضاء سے بارش کے ذریعے زمین پر آجاتی ہے۔اور زمین کی زرخیزی میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔

آسمانی بجلی کے نقصانات:۔

☆ آسماجی بجلی بہت خطرناک ہوتی ہے اور اس سے بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوسکتا ہے۔

آسماجی بجلی سے بچاؤ:۔

☆ کھلی جگہ بجلی گرنے کے حوالے سے بہت خطرناک ہوتی ہے لہذا جب گرج کڑک والا طوفان آیا ہوتو کھلی جگہوں سے دور رہیں۔

☆ درختوں سے دور رہیں۔

☆ ان چیزوں سے دور رہیں جن سے بجلی گزرسکتی ہے۔جیسے پانی یوٹیلیٹی کی لائن اور دھات کی اشیاء وغیرہ

☆ اگر آپ کے ہاتھ میں لوہے کی کوئی چیز ہے تو اسے چھوڑ دیں۔

☆ جتنی جلدی ممکن ہو کسی محفوظ جگہ پہنچ جائیں۔

☆ ایسے موقع پر غسل کرنا یا برتن دھونا خطرناک ہوسکتا ہے۔

☆ جب طوفان آیا ہوتو ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے پر ریسور نہ اٹھائیں کیونکہ فون کے ذریعے بھی آسمانی بجلی آپ پر گرسکتی ہے۔

☆ مکان کو محفوظ رکھنے کے لیے تانبے کی تار چھت سے لیکر زمین میں دفن کر دی جاتی ہے۔ اس تار میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ آسمانی بجلی گرنے کی صورت میں اس کی طاقت کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے اور زمین کے اندر اس کی طاقت کو خارج کر دیتی ہے۔

☆ تانبے کی تار کسی ماہر سے مشورہ کیے بغیر بالکل خود سے نہ لگائیں۔

سیلاب Flood

وجوہات:۔

☆ زیادہ بارشیں ہونے کی وجہ سے

☆ زیادہ بارشوں اور گلیشئر (برفانی تودے) کے پگھلنے سے دریاؤں میں پانی کی مقدار بڑھنے سے

☆ زیادہ بارشوں کی وجہ سے ڈیموں کے ٹوٹنے سے

☆ جنگلات کے کم ہونے کی وجہ سے

سیلاب کی قسمیں:۔ (Types of Flooding)

سیلابوں کو ان کے دورانیے کے مطابق مختلف اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ کم درجے کا سیلاب

۲۔ درمیانے درجے کا سیلاب

۳۔ اونچے درجے کا سیلاب

۴۔ اچانک آنے والے سیلابی ریلے

سیلابوں کو مختلف علاقوں کے اعتبار سے بھی مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے جیسے؛

۱۔ ساحلی علاقوں میں آنے والے سیلاب

۲۔ نالوں میں اانے والے سیلاب

۳۔ دریاؤں میں آنے والے سیلاب

۴۔ میدانی علاقوں میں آنے والے سیلاب

سیلاب سے بچاؤ کے ممکنہ اقدامات:۔

سیلاب کے خدشات کو کم کرنے کے لیے تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔

۱۔ اہم تعمیراتی اقدامات میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر، حفاظتی پشتے، کھالوں کی تعمیر، بھل صفائی، نکاسی آب کا موثر بندوبست اور دریاؤں پر بند باندھنا شامل ہیں۔

۲۔ سیلابی بندوں کی مضبوطی اور مرمت

۳۔ سیلاب کی پیشن گوئی اور عوام کو پیشگی اطلاع کی نظام میں بہتری

۴۔ عوام کی تعلیم و تربیت اور آگاہی کے انتظامات کرنا

۵۔ سیلاب سے بچاؤ کی منصوبہ سازی کرنا

۶۔ ٹی وی اور میڈیا کے ذریعے سیلاب کے بارے میں پیشگی اطلاعات نشر کرنا

۷۔ درختوں کے بے ریغ کٹاؤ کو روکنا

۸۔ جنگلات کے گیر قانونی کٹاؤ پر نظر رکھنا

۹۔ دریاؤں کے کنارے درخت لگا کر زمین کے کٹاؤ کو روکنا

سیلاب سے پہلے:۔

☆ بڑھتے ہوئے پانی کے بہاؤ پر نظر رکھنا
☆ ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے ذریعے ہنگامی صورت حال اور موسمی حالات سے باخبر رہنا
☆ پینے کا صاف پانی ذخیرہ کر لینا
☆ گھر والوں اور مال مویشیوں کو کسی محفوظ مقام پر منتقل کرنا
☆ تمام ہنگامی نمبرز کو فوری طور پر اطلاع دینا

سیلاب کے دوران:۔

☆ ان علاقوں میں نہ جائیں جہاں اچانک سیلابی ریلے کے آنے کا خطرہ ہو
☆ ان جگہوں سے سیلابی پانی کو پار نہ کریں جہاں پانی گھٹنوں سے اونچا ہو
☆ پانی سے ڈھکے ہوئے پل اور سڑکوں کو پار کرنے سے گریز کریں
☆ سیلاب کا پانی زیادہ ہونے کی صورت میں گاڑی نہ چلائیں
☆ اچھی طرح پکا ہوا اور صاف کھانا کھائیں
☆ ابلا ہوا صاف پانی استعمال کریں
☆ سیلابی پانی کو ہاتھ لگانے کے بعد اچھی طرح صابن سے دھوئیں

سیلاب کے بعد:۔

☆ مزید کسی خطرے کے نہ ہونے کے امکان کا اچھی طرح جائزہ لے کر اپنے گھر میں داخل نہ ہوں
☆ ماچس، موم بتی یا آگ جلانے سے پہلے تسلی کر لیں کہ کہیں گیس کا اخراج نہ ہو رہا ہو
☆ بجلی کی تاریں چیک کر لیں۔
☆ گھر میں پڑی ہوئی غذائی اشیاء استعمال کرنے سے پہلے تسلی کر لیں کہ وہ سیلابی پانی کی وجہ سے خراب تو نہیں ہوئی ہیں۔

معلومات برائے ہنگامی امداد

۱۔	ابتدائی طبی امداد	First Aid
۲۔	تلاش و بچاؤ	Search and Rescue
۳۔	آگ، آگ کا لگنا اور بجھانے کا طریقہ کار اور حفاظتی اقدامات	Fire, Fire Fighting and Fire Safety

معلومات برائے ہنگامی امداد

ابتدائی طبی امداد:۔

تعریف: کسی اچانک حادثہ یا ناگہانی بیماری کی صورت میں علاج کی باقاعدہ سہولت تک پہنچنے سے پہلے کوئی تربیت یافتہ شخص جو طبی امداد First Aid دیتا ہے اسے ابتدائی طبی امداد کہتے ہیں۔

ابتدائی طبی امداد کے مقاصد:۔

۱۔ مریض کی جان بچانا
۲۔ مریض کے زخم کو مزید خراب ہونے سے بچانا
۳۔ درد کی شدت کو کم کرنا

ابتدائی طبی امداد دینے والے کی خصوصیات **Qualities of First Aider**

۱۔ ہمدرد ہونا
۲۔ مشاہدہ کرنے والا ہو
۳۔ حکمت شناس اور معاملہ فہم ہو
۴۔ امتیاز نہ برتنے والا ہو
۵۔ مستقل مزاج ہو

مرض کی تشخیص:۔

۱۔ تاریخی واقعات
۲۔ علامات
۳۔ نشانیاں

ابتدائی طبی امداد دینے والوں کے لیے خصوصی ہدایات:۔

☆ مریض کو مردہ نہ تصور کرنا
☆ خود کو ڈاکٹر نہیں سمجھنا چاہیے
☆ تکلیف دینے والی سبب کا دور کرنا

☆ خون کا بند کرنا
☆ سانس کا بحال کرنا
☆ گرمائش پہنچانا
☆ حرکت قلب بحال کرنا
☆ قے کی صورت میں مناسب حالت میں رکھنا
☆ نشہ آور ادویات سے روکنا
☆ ہجوم کے ساتھ رویہ (مناسب رویہ تاکہ وہ مریض کے گرد جمع نہ ہوں)
☆ مریض کو تسلی دینا
☆ ٹرانسپورٹ کا انتظام کرنا

درجہ بندی (Triage):۔

ٹرائج یا درجہ بندی کے ذریعے زخمیوں کو تلاش کر کے ان کی جسمانی حالت کو دیکھتے ہوئے مختلف گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ ایسے مریضوں پر فوری توجہ دی جا سکے جنکی زندگیاں خطرے میں ہوں۔

درجہ بندی کا بنیادی مقصد:۔

☆ ایسے مریضوں پر توجہ دی سکیں جن کی زندگیاں خطرے میں ہوں

☆ وقت کی بچت یعنی علاج کرنے والے کو زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا پڑے

☆ زیادہ نقصان سے بچنا

درجہ بندی سے زیادہ نقصان نہیں ہوتا۔ زخمی کا پتہ چل جانے کی صورت میں زخمی کی جسمانی حالت کو دیکھ کر اسی گروپ میں رکھا جاتا ہے اور پھر فرسٹ ایڈرز کو پہچاننے اور ابتدائی طبی امداد کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

درجہ بندی:

رنگ	نمبر شمار	طبی امداد
سرخ	1	فوراً
پیلا	2	ایمرجنسی
سبز	3	دیر سے
سیاہ	4	مردہ

زخمیوں کی درجہ بندی اس طرح کی جاتی ہے کہ جسم پر کارڈ چسپاں کیے جاتے ہیں تا کہ ابتدائی طبی امداد دینے والے کو دیکھتے ہیں انداز ہو جائے کہ کس کے پاس پہلے اور کس کے پاس بعد میں جانا ہوگا۔ اسی طرح ہسپتال کس کو پہلے بھیجنا ہے اور کس کو بعد میں۔

DRAs ABc

خطرہ	D Danger
ردعمل	R Response
امداد کے لیے بلانا	S Shout For Help
ہوا کا راستہ/سانس کی نالی	A Air Way
سانس لینا (i) دیکھو (ii) محسوس کرو (iii) سنو	B Breathing
دوران خون	C Circulation

نبض چیک کرنا (i) شہ رگ سے نبض چیک کرنا (ii) ناخن کو دبا کر دیکھنا

حالت بحالی:۔

اگر کوئی مریض بے ہوشی کی حالت میں ہے لیکن اس کا سانس اور حرکت قلب جاری ہے یا آپ نے اس کی سانس مصنوعی طریقہ سے بحال کر دی ہو تو مریض کو ایسی حالت میں لانا جس میں اسے سانس لینے میں کوئی تکلیف نہ ہو بحالی کی حالت کہلاتی ہے۔

زخم اور گھاؤ (Cuts and Wounds):۔

جسم کے نرم حصوں کے کٹ جانے یا انہیں کسی قسم کے نقصان پہنچنے کو زخم کہتے ہیں۔

زخم لگنے کی عام وجوہات:۔

حادثات، عمارات کا گرنا، کسی تیز چیز کا لگ جانا، کسی کانٹے وغیرہ کا لگنا یا کسی تیز دھار آلے سے کٹ جانا وغیرہ

زخموں کی دو بڑی اقسام ہیں:۔

۱۔ کھلے زخم Open Wounds

۲۔ بند زخم Close Wounds

کھلے زخموں کی اقسام:۔

۱۔ رگڑ یا خراش کے زخم Abrasions Wounds

۲۔ کھر چے ہوئے زخم ۳۔ کٹے ہوئے زخم

۴۔ پھٹے ہوئے زخم ۵۔ چیرے ہوئے سوراخ دار زخم

۶۔ آتشی اسلحہ سے لگے ہوئے زخم (Gun Short Wounds)

۷۔ زہریلے جانوروں کے ڈسنے کے زخم ۸۔ جلنے کے زخم Burn Wounds

مریضوں کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی

مریض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے سے پہلے ابتدائی طبی امداد دینے والوں کو درج ذیل چیزوں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

۱۔ زخم یا چوٹ کی نوعیت:۔

مریض کو کسی قسم کی چوٹ یا زخم آیا ہے۔ سر کی چوٹ، ریڑھ کی ہڈی کی چوٹ، پیٹ کے زخم یا جسم کے ایک حصے پر ایک سے زیادہ چوٹیں یا زخم (Compund Fracture) کی صورت میں خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

۲۔ مریض کی مجموعی حالت کیسی ہے:۔

ہوش میں ہے یا بے ہوش؟ اپنی مدد کر سکتا ہے یا نہیں۔

۳۔ موجودہ وسائل:۔

ابتدائی طبی امداد دینے والے کو مریض کے لیے کون سے وسائل میسر ہیں یعنی کوئی سامان وغیرہ دستیاب ہے یا نہیں؟ ابتدائی طبی امداد دینے والا اکیلا ہے یا اسے دیگر ساتھیوں کی مدد بھی میسر ہے۔

مریض کی منتقلی کے ہنگامے طریقے:۔

ایک زخمی یا مریض کو مندرجہ ذیل طریقوں سے دوسری جگہ منتقل کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ جب ابتدائی طبی امداد دینے والا اکیلا ہو

۲۔ جب ابتدائی طبی امداد دینے والے کو ایک ساتھی کی مدد میسر ہو

۳۔ سٹریچر کے ذریعے

جب ابتدائی طبی امداد دینے والا اکیلا ہو:۔

جب ابتدائی طبی امداد دینے والا اکیلا ہو تو درج ذیل طریقوں سے مریض کو اٹھا کر لے جا سکتا ہے۔

۱۔ انسانی بازو کو جھولا (Cradle):۔

یہ طریقہ بچوں یا ہلکے وزن کے مریضوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ابتدائی طبی امداد دینے والا اپنا ایک بازو مریض کے گھٹنوں کے نیچے سے اور دوسرا بازو مریض کے کندھوں کے نیچے سے گزار کر مریض کو اٹھا لیتا ہے۔

۲۔ انسانی بیساکھی (Human Crutch):۔

اگر مریض کے ایک پاؤں یا ٹانگ پر چوٹ ہو اور وہ اپنی مدد کسی حد تک خود کر سکتا ہے۔ ابتدائی طبی امداد دینے والا مریض کے زخمی پاؤں کو اپنے پاؤں پر رکھ کر اسے سہارا دے کر دوسری جگہ تک چلا کر لے جا سکتا ہے۔

۳۔ کندھے پر اٹھانا (Pick - A - Back):۔

اگر مریض ہوش میں ہے تو ابتدائی طبی امداد دینے والا با آسانی اپنے کندھے پر اٹھا کر لے جا سکتا ہے۔

۴۔ فائر مین لفٹ (Fireman Lift):۔

اگر ابتدائی طبی امداد دینے والا مضبوط جسم کا مالک ہو اور مریض بھاری بھر کم نہ ہو۔ نیز اس کے پیٹ یا سینے پر کوئی زخم نہ ہو تو اس صورت میں یہ طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ سب سے پہلے مریض کو آہستگی کے ساتھ اوندھے منہ لٹا دیں۔ خود اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ کر مریض کا چہرہ اپنے زانوں پر رکھیں۔ اپنے دونوں ہاتھ مریض کی بغلوں میں سے گزار کر اس کو کمر کے قریب سے پکڑ لیں اور کھڑے ہو جائیں۔ اس طرح مریض آپ کے سہارے سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر اس کے دائیں بازو کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑیں۔ اپنے سر کو اس کے پھیلے ہوئے دائیں بازو کے نیچے لے جائیں یہاں تک کہ آپ کا دایاں شانہ اس کے نچلے حصے سے لگ جائے۔ اب اپنا دایاں بازو اس کی (مریض کی) ٹانگوں میں گزار کر اس کے بوجھ کو اپنے دائیں شانے پر ڈالتے ہوئے اسے اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ مریں کو اپنے دونوں شانو پر لے آئیں اس کی دائیں کلائی کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑیں۔ آپ کا بایاں ہاتھ فارغ رہے گا۔ اگر اس سیڑھی سے بھی اترنا پڑے تو آسانی رہے گی۔

جب ابتدائی طبی امداد دینے والے کو ایک ساتھی کی مدد میسر ہو۔

جب ابتدائی طبی امداد دینے والے کو ایک ساتھ کی مدد میسر ہو تو وہ مریضوں کی منتقلی کے لیے مدرجہ ذیل طریقے اختیار کر سکتا ہے۔

۱۔ چار ہاتھوں کی نشست (Four Handed Seat):۔

یہ طریقہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب مریض ہوش میں ہو اور اپنے دونوں بازوؤں یا کم از کم ایک بازو استعمال کر سکتا ہو۔ دونوں ابتدائی طبی امداد دینے والے مریض کے پیچھے آمنے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنے اپنے دائیں ہاتھ کی دائیں کلائی پکڑ لیتے ہیں۔ اس طرح چار ہاتھوں کی نشست تیار ہو جاتی ہے۔ ابتدائی طبی امداد دینے والا نیچے بیٹھ جاتا ہے اور اپنے بازو ابتدائی طبی امداد دینے والوں کے شانوں پر رکھ دیتا ہے۔

۲۔ تین ہاتھوں کی نشست (Three Handed Seat):۔

یہ طریقہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب مریض ہوش میں ہو، اپنے بازو استعمال کر سکتا ہو اور اس کی ایک ٹانگ کو سہارے کی ضرورت ہو۔ دونوں فرسٹ ایڈر مریض کے پیچھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر مریض کی دائیں جانب والا فرسٹ ایڈر نے دائیں ہاتھ سے مریض کی بائیں ٹانگ کو سہارا دینا ہو تو مریض کے دائیں جانب والا فرسٹ ایڈر اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی بائیں کلائی پکڑتا ہے اور بائیں ہاتھ سے دوسرے فرسٹ ایڈر کی دائیں کلائی پکڑتا ہے اس طرح تین ہاتھوں کی نشست تیار ہو جاتی ہے اور دوسرے فرسٹ ایڈر کا بایاں ہاتھ خالی رہتا ہے جس کی مدد سے مریض کی بائیں ٹانگ کو سہارا دے سکتا ہے۔

۳۔ دو ہاتھوں کی نشست (Two Handed Seat):۔

یہ طریقہ اس مریض کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو اپنے دونوں ہاتھوں کو استعمال نہ کر سکے۔ دونوں فرسٹ ایڈر مریض کے دونوں اطراف ایک دوسرے کی جانب منہ کر کے بیٹھ جائیں اور اپنے اپنے اس ہاتھ کو جو مریض کے سر کے قریب ہو مریض کے کندھوں کے نیچے پشت پر سے گزاریں اور اگر ممکن ہو تو مریض کے کپڑوں کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ اب دونوں ابتدائی طبی امداد دینے والے اپنے اپنے ہاتھ مریض کی رانوں کے نیچے سے گزاریں اور ایک دوسرے کے ہاتھ کو کھونڈی نما گرفت کی صورت میں پکڑ لیں۔ بہتر ہے کہ فرسٹ ایڈر ہاتھ میں رومال رکھ لیں تاکہ ایک دوسرے کے ناخن وغیرہ لگنے کا خدشہ نہ رہے۔ اب فرسٹ ایڈر کھڑے ہو جائیں چلتے وقت دائیں جانب والے کا دایاں پاؤں اور بائیں جانب والے کا بایاں پاؤں اٹھنا چاہیے۔

۴۔ آگے پیچھے ہو کر لے جانے کا طریقہ (For and After Method):۔

یہ طریقہ صرف اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب گزرنے کے لیے جگہ تنگ ہو اور ہاتھوں کی نشستوں کے ذریعے وہاں سے گزارنا مشکل ہو۔ ایک فرسٹ ایڈر مریض کی ٹانگوں کے درمیان کھڑا ہو جاتا ہے اور مریض کے گھٹنوں کو باہر کی طرف سے ہاتھ لا کر نیچے سے پکڑ لیتا ہے۔ دوسرا ابتدائی طبی امداد دینے والا مریض کے پیچھے ہو کر اپنے ہاتھ اس کی بغلوں سے گزارتا ہے اور دونوں مریض کو اٹھا لیتے ہیں اور قدم ملا کر چلتے ہیں۔

۵۔ کرسی کے ذریعے اٹھانا (Chair Support):۔

اگر مریض کو کسی تنگ راستے سے گزارنا یا اسے سیڑھیوں سے اتارنا چڑھانا ہو تو اس کے لیے کرسی استعمال کرنے سے پہلے یقین کر لینا چاہیے کہ کرسی مضبوط ہے اور مریض کا وزن برداشت کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ راستے میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ وغیرہ بھی نہیں ہونی چاہیے۔ مریض کو کرسی پر بٹھائیں اور دونوں ابتدائی طبی امداد دینے والے کرسی کے آگے اور پیچھے کھڑے ہو جائیں۔ کرسی کے پیچھے کھڑا ابتدائی طبی امداد دینے والا کرسی کے پچھلے حصے اور مریض کو پکڑے گا جب کہ سامنے کھڑا ابتدائی طبی امداد دینے والا کرسی کے اگلے پائے پکڑے گا۔ پھر کرسی کو پیچھے کی طرف الٹا کر دونوں بیک وقت کرسی کو اٹھا لیں اور مریض کا منہ آگے رکھتے ہوئے چلیں گے۔

سٹریچر کے ذریعے مریضوں کی منتقلی:۔

سٹریچر مریض کی منتقلی کا بہترین ذریعہ ہے۔ عام سٹریچر دو بانسوں سے بنا ہوا ہوتا ہے جس کے سروں پر پکڑنے کے لیے دستے بنے ہوتے ہیں۔ بانس کمانیوں کے ذریعے آپس میں جڑے ہوتے ہیں۔ بانسوں کے درمیان مضبوط کپڑا لگا ہوتا ہے اور باندھنے کے لیے سلنگز پٹیاں لگی ہوتی ہیں۔

سٹریچر تیار کرنا:۔

مریض کو گرمائش پہنچانے اور اسے محفوظ و آرام دہ حالت میں رکھنے کے لیے سٹریچر پر کمبل رکھا جاتا ہے اور مریض کو کمبل میں لپیٹ دیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ درج ذیل ہے۔

۱۔ سب سے پہلے کمبل کو سٹریچر پر اس طرح ڈالا جاتا ہے کہ کمبل کے آمنے سامنے کے دونوں کونے سٹریچر کے دونوں سروں کے درمیان آئیں۔

۲۔ مریض کو سٹریچر پر اسطرح ڈالنا کہ اس کے پاؤں کی طرف کمبل کا جو کونہ ہے اسے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ کر دونوں اطراف سے کمبل اٹھا کر پاؤں اس میں لپیٹ دیں۔

۳۔ مریض کے سر کی طرف والے کونے کو مریض کی گردن کے گرد لپیٹ دیں۔ پھر مریض کے دائیں طرف والی کمبل کی تہہ کو مریض کے جسم کے اوپر سے گزار کر بائیں جانب لے جائیں اور جسم کے نیچے دبائیں۔ اسی طرح بائیں جانب والی تہہ کو دائیں جانب لے کر جسم کو نیچے دبا دیں۔

مریض کو سٹریچر پر ڈالنا:۔

مریض کو سٹریچر پر ڈالنے کے لیے کم از کم چار افراد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک لیڈر کے فرائض سرانجام دیتا ہے باقی اس کے حکم کے مطابق کام کرتے ہیں۔ چاروں افراد کے نمبر ہوتے ہیں۔ لیڈر کا نمبر 1 اور باقی افراد نمبر 2، نمبر 3 اور نمبر 4 کہلاتے ہیں۔

۱۔ کمبل کے ذریعے

۲۔ کمبل کے بغیر

کمبل کے ذریعے مریض کو سٹریچر پر ڈالنا:۔

اگر مریض زمین پر پڑا ہو تو کمبل کے ذریعے اسے اٹھانے کے لیے کمبل کو لمبائی کے رخ آدھا لپیٹ کر مریض کی زخم والی یا زیادہ زخم والی جانب رکھیں۔ مریض کی دوسرے طرف بیٹھ کر اس کو اپنی طرف کروٹ دلوائیں۔ نمبر 1 کمبل کو مریض کے نیچے لے جائے۔ نمبر 2، نمبر 3 اور نمبر 4 اب مریض کو کمبل پر سیدھا کر دیں اور مریض کو دوسرے طرف کروٹ دلائیں۔ نمبر 1 کمبل کے لپٹے ہوئے حصے کو کھول دے اور پھر مریض کو سیدھا لٹا دے وہ پوری طرح کمبل پر آ جائے گا۔ سٹریچر کو مریض کی سیدھ میں اس کے سر کی جانب جتنا قریب ممکن ہو لا کر رکھیں۔ کمبل کو دونوں اطراف سے لپٹتے ہوئے مریض کے جسم کے قریب لے آئیں۔ دو افراد مریض کے دائیں جانب سے دو بائیں جانب سے ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں۔ دو ابتدائی طبی امداد دینے والے مریض کے شانوں کے قریب اور دو گھٹنوں کے قریب ہونے چاہئیں۔ چاروں جھک کر مضبوطی سے کمبل کو اس طرح پکڑیں کہ ان

سر کے قریب ہونا چاہیے جب کہ گھٹنوں کے قریب کھڑے افراد کا ایک ہاتھ مریض کی کمر کے نچلے حصے کے قریب اور دوسرا ہاتھ مریض کے ٹخنوں کے قریب ہونا چاہیے۔ نمبر 1 کے حکم پر چاروں بیک وقت کمبل اٹھائیں گے اور مریض کے سٹریچر پر ڈال دیں گے۔

بغیر کمبل کے مریض کو سٹریچر پر ڈالنا:۔

اگر مریض زمین پر پڑا ہوا اور کوئی مبل وغیرہ دستیاب نہ ہو تو مریض کو سٹریچر پر ڈالنے کا طریقہ حسب ذیل ہوگا۔

۱۔ نمبر 1 اور نمبر 3 مریض کے دائیں جانب اس کے کولہوں کے قریب مریض کی جانب منہ کر کے کھڑے ہوں گے۔

۲۔ نمبر 2 اور نمبر 4 مریض کے بائیں جانب گھٹنوں اور شانے کے پاس کھڑے ہوں گے۔

۳۔ چاروں افراد اپنے اپنے بائیں گھٹنے پر جھک کر اپنے بازو مریض کے پیچھے لے جائیں گے۔

۴۔ نمبر 3 کے دائیں اور نمبر 4 کے بائیں ہاتھ کو پکڑے گا۔

۵۔ نمبر 4 اپنا دایاں ہاتھ مریض کی گردن کے نیچے رکھے گا۔

۶۔ نمبر 2 اپنے دونوں ہاتھ مریض کی ٹانگوں کے نیچے رکھے گا۔

۷۔ پھر سب مل کر مریض کو تھوڑا اونچا اٹھائیں گے اور نمبر 2، 3 اور 4 کے گھٹنوں پر مریض کو رکھ دیں گے۔

۸۔ نمبر 1 بھاگ کر سٹریچر لائے گا اور مریض کے نیچے رکھ دے گا اور واپس اپنی جگہ جا کر پہلے کی طرح نمبر 3 اور 4 ہاتھ پکڑے گا۔

۹۔ اب چاروں مل کر مریض کو سٹریچر پر ڈال دیں گے۔

تلاش اور بچاؤ Search and Rescu

مقصد:۔

اس باب کو تحریر کرنے کا مقصد شرکاء کو تلاش و بچاؤ کے بارے میں بنیادی معلومات، طریقہ کار اور ضروری ساز و سامان کے بارے میں تربیت دینا ہے۔ اس باب کے اختتام پر تمام شرکاء تلاش و بچاؤ کے طریقہ کار سیکھ لیں گے۔ اس باب کو مندرجہ ذیل اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے۔

سیشن کے اجزاء:۔

تلاش اور بچاؤ (تعریف، اقسام، مقصد، ضرورت) INTRODUCTION TO SAR

بچاؤ پر عمل درآمد کے وقت بچانے والوں اور متاثرین کی حفاظت کا انتظام OPERATIONAL SAFETY (RESCU AND VICTIM)

منہدم عمارات کی اقسام TYPES OF COLLAPSED STRUCTURES

تلاش و بچاؤ میں استعمال ہونے والے اوزار SAR TOOLS

تلاش و بچاؤ کے بنیادی اُصول (سٹرکچرل ٹرائج) SAR PRINCIPLES, STRUCTURAL TRIAGE

متاثرین کو سنبھالنے کا طریقہ کار VICTIM HANDLING

رسے کا استعمال ROPE MANAGEMENT

تلاش و بچاؤ:۔

تلاش: کسی بھی آفت زدہ علاقے میں فوری طور پر جا کر معلومات اکٹھی کرنا اور ان معلومات کی روشنی میں مزید لائحہ عمل طے کر کے گم شدہ افراد کو ڈھونڈنا تلاش کہلاتا ہے۔

بچاؤ: تلاش کے بعد متاثرین کو محفوظ جگہ پر لے جا کر امداد باہم پہنچانے کا عمل بچاؤ کہلاتا ہے۔

تلاش و بچاؤ کی اقسام:۔

معمولی تلاش — عوام کی شمولیت سے تلاش

مضبوط تلاش: تباہ شدہ عمارات کے اندر کسی زخمی یا چیز کی تلاش کو مضبوط تلاش کہتے ہیں۔

درمیانی تلاش: جزوی طور پر تباہ شدہ عمارات سے تلاش

معمولی تلاش: معمولی تباہی والی عمارات سے تلاش

عوامی شمولیت: ایسی تلاش میں میں علاقے کے لوگوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

تلاش و بچاؤ کے لیے احتیاطیں (تلاش سے قبل):۔

۱۔ تباہ شدہ عمارت کے اندر داخل ہوتے وقت عمارت کے اس حصے سے داخل ہوں جہاں پر آپ کو مضبوط راستہ نظر آئے۔

۲۔ زخمیوں کو تلاش کرتے وقت ہر ممکن کوشش کریں کہ ملبے پر نہ چلیں۔

۳۔ بغیر ضرورت کے انتہائی خطرناک یا تباہ شدہ عمارات کے اندر داخل نہ ہوں یا اس کے پاس کھڑے نہ ہوں۔

۴۔ بہت سارے لوگ ایک جگہ جمع نہ ہوں۔

۵۔ تباہ شدہ عمارت سے ملبے ہٹاتے وقت ملبہ کو جھٹکا نہ دیا جائے۔

۶۔ تباہ شدہ عمارت میں داخل ہونے سے قبل اس میں جلنے والی اشیاء کو باہر نکال لیں۔

۷۔ جلنے والے کمروں کے دروازوں کو احتیاط سے کھولیں چونکہ وہاں گیس ہوتی ہے۔ جو آپ کے لیے خطرناک بن سکتی ہے۔

۸۔ اگر تباہ شدہ عمارت میں چلنے کے لیے جگہ میسر نہیں تو گھٹنے کے بل چلنا زیادہ مناسب رہے گا۔

۹۔ عمارت کے اندر آگ کی صورت میں آکسیجن کا خیال رکھتے ہوئے تلاش جاری رکھنی چاہیے۔

۱۰۔ جلنے کے عمل میں زہریلی گیس (CO_2) پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا اس کے اخراج کے بعد کمرے میں داخل ہوں۔

۱۱۔ اگر راستے میں بجلی کی بڑی لائن پڑی ہو تو لکڑی کے دستے سے اسے ہٹائیں اور جگہ صاف کریں۔

۱۲۔ بعض دفعہ بجلی کی تاریں ننگی ہوسکتی ہیں۔ ان پر ننگے پاؤں رکھنے سے کرنٹ لگ سکتا ہے۔

۱۳۔ گیس کی بڑی لائن یا بجلی کی بڑی لائن کو بند کرنے کے بعد تلاش کے لیے داخل ہونا چاہیے۔

تلاش کے دوران استعمال ہونے والی اشیاء:۔

سیڑھی، رسہ، بیلچہ، گینتی، چھبل، گلہاڑا، لکڑی کے تختے، بالٹی، پائپ، چاقو، ہتھوڑا، لکھنے کے لیے کاپی اور پین، آگ بجھانے والا آلہ

تلاش کے دوران یاد رکھنے والی باتیں:۔

۱۔ اپنی جسمانی اور دماغی حالت اور طاقت کا اندازہ لگا کر کام کریں۔

۲۔ اپنے آپ کو مصیبت میں مبتلا نہ کریں۔

۳۔ اپنے آپ کو زخمی ہونے سے بچائیں۔

۴۔ ان چیزوں کو پہلے خالی کر لیں جن سے تلاش کرنے والوں کے لیے خطرے کا امکان ہو۔

۵۔ تلاش کے دوران ہر کام آسانی سے کرنے کی کوشش کریں۔

۶۔ پیچیدہ لمحات میں آرام سے یا آہستہ کام مت کریں۔

۷۔ اگر زخمیوں کی حالت نازک ہو تو ان کو جلدی باہر نکالنے کی کوشش کریں۔

۸۔ اگر آپ تلاش کا کام مکمل کر سکتے ہوں تو شروع کریں ورنہ مدد کے لیے مقامی لوگوں کو بلائیں۔

۹۔ زخمیوں کی طبی اور جسمانی حالت کا جائزہ لیں اور اس کے مطابق علاج کا بندوبست کریں۔

تلاش کے بعد After:۔

۱۔ جب ایک دفعہ یہ فیصلہ ہوجائے کہ عمارت محفوظ ہے تو تلاش کرنے والی ٹیم کو مکمل ساز وسامان کے ساتھ اندر داخل ہونا چاہیے۔
۲۔ اگر اندر گیس کی بو آئے تو سب سے پہلے گیس بند کریں اور ایسی صورت میں عمارت کے اندر داخل نہ ہوں لیکن کوشش کرکے کھڑکیاں کھول دیں۔
۳۔ اس عمارت پر نشان لگانے کے بعد دوسری جگہ تلاش کے لیے جائیں اور آواز بھی دیں کہ کیا کوئی اندر ہے۔ اگر کوئی جواب نہ آئے تو ٹھیک ورنہ تلاش شروع کردیں۔
۴۔ تلاش کے دوران اپنا دائیں یا بائیں ہاتھ سے دیوار کا سہارا لیں اور مڑتے وقت سہارے والے ہاتھ مڑ جائیں۔
۵۔ تلاش کے دوران پاؤں کو گھسیٹ کر اور انتہائی آہستہ چلیں اور یہ یقین کریں کہ جہاں آپ کا پاؤں آئے وہ جگہ مضبوط ہو اور آپ کو سہارا دے سکتی ہو۔
۶۔ اونچی عمارت میں تلاشی اوپر سے نیچے کی طرف شروع کریں۔ اس سے عمارت کے اندر کے حالات سے واقف ہو جائیں گے۔
۷۔ جہاں تلاش مکمل ہو جائے وہاں (X) کا نشان لگائیں۔ اگر تلاش کے دوران معمولی سا بھی خطرہ محسوس ہو تو فوراً عمارت سے باہر نکل جائیں۔

تلاش و بچاؤ کا بنیادی ساز وسامان:۔

حفاظتی سامان	مقصد اور فوائد
۱۔دستانے	تاکہ ہاتھ زخمی نہ ہوں
۲۔ہیلمٹ	سر اور دماغ کی حفاظت کے لیے
۳۔جیکٹ	نشاندہی و پہچان کے لیے
۴۔بوٹ	ٹوٹے ہوئے شیشے اور آگ سے پاؤں کو بچانے کے لیے
۵۔فلیش لائٹ/ ٹارچ	روشنی کے لیے، تلاش کرنے والے اگر زخمی ہو جائیں تو ذاتی استعمال کے لیے
۶۔ذاتی فرسٹ ایڈ باکس	تاکہ اپنی یا اپنے ساتھیوں کو فوری طبی امداد پہنچائی جاسکے
۷۔پانی اور خوراک	تاکہ آپ زیادہ دیر تک کام کرسکیں
۸۔وسل (سیٹی)	تلاش کے دوران اشارے اور خبردار کرنا
۹۔مارکر	عمارت پر نشان لگانے کے لیے

آگ اور آگ کا لگنا۔ بجھانے کے طریقہ کار و حفاظتی اقدامات

Fire & Fire Fighting

آگ کی تعریف:۔

آگ ایک خودکار تیز Oxidation کا عمل ہے، جس سے مختلف قسم کی حرارت اور روشنی کا اخراج ہوتا ہے۔ اس کو وقوع پذیر ہونے کے لیے درج ذیل عناصر کی ضرورت پڑتی ہے۔

1۔ Oxygen(ہوا)　　2۔ جلنے والا مادہ

3۔حرارت (Source of Ingnition)

آگ انسان کا بہترین دوست بھی ہے اور دشمن بھی۔ تقریباً 70% لوگ گھریلو آگ سے اموات کا شکار ہوتے ہیں۔ غفلت میں آگ بھڑکتی ہے اور انسان کے علاوہ جانور اور املاک کو تباہ کرنے کا سبب بن جاتی ہے۔ لیکن آگ انسان کو فائدہ بھی پہنچاتی ہے۔

آگ کی اقسام یا کلاس:۔

کلاسA　عام جلنے والی اشیاء جیسا کہ لکڑی، کپڑا، کاغذ، ربڑ اور پلاسٹک کی اشیاء پر آگ صرف پانی سے بجھ سکتی ہے۔
کلاسB　آتش گیر مادے، مائع مثلاً تیل، گیس، پٹرولیم، گریس، محلولات کو لگنے والی اس آگ کو پانی سے نہیں بجھانا چاہیے بلکہ ہوا بند کی جائے یا حرارت میں کمی لائی جائے۔
کلاسC　گیسوں کی وجہ سے لگنے والی آگ

کلاس E	بجلی کے آلات کو لگنے والی آگ
کلاس F	تیل اور چکنائی کو لگنے والی آگ جو 360 ڈگری پر جلتی ہے۔

آتش گیر مادے سے لگنے والی آگ کے اصول اور وجوہات:۔

۱۔ ہوا یعنی آکسیجن گیس آگ لگنے والی چیزوں اور شعلہ دینے والی چیزوں کو جلانے میں مدد دیتی ہے۔

۲۔ آگ لگنے والی چیزوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ پہلے سے گرم ہوں۔

۳۔ آگ اس وقت تک جلتی رہے گی جب تک جلنے والی چیز ختم نہ ہو۔

۴۔ جب تک ہوا چلتی رہے گی۔

۵۔ جب تک درجہ حرارت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

۶۔ جب تک کیمیائی چیزوں میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ موسمی حالات، ہوا کی رفتار اور تیل کا اخراج وغیرہ۔

آگ کی مثلث (Triangle):۔

آتشزدگی سے بچاؤ کے حفاظتی اقدامات:۔

۱۔ چولہے کو پردوں، فرنیچر وغیرہ سے کم از کم تین فٹ کے فاصلے پر رکھیں۔

۲۔ وقتاً فوقتاً بجلی کے آلات (تار، سوئچ، بریکرز) کو چیک کرتے رہیں۔ اگر کسی چیز سے دھواں نکلتا نظر آئے یا جلنے کی بو آئے فوراً پلگ نکال کر اسے بند کریں۔ اگر کسی بھی آلے کے بارے میں شک ہو تو الیکٹریشن سے چیک کروائے بغیر اسے استعمال نہ کریں۔

۳۔ کھانا پکاتے وقت یا آگ کے قریب کام کرتے وقت چست یا فٹنگ والا لباس پہنیں کیونکہ ڈھیلی آستین اور دوپٹے یا سکارف کو آسانی سے آگ لگ سکتی ہے۔

۴۔ اگر لباس کو آگ لگ جائے تو ہراساں نہ ہوں بلکہ فرش پر لیٹ کر کروٹیں بدلیں۔

۵۔ ماچس اور لائیٹر کا استعمال احتیاط کے ساتھ کریں۔ تیل اور پٹرول کے ڈبوں کے ڈھکن مضبوطی سے بند کریں۔

۶۔ چولہے کے اوپر آتش گیر مادے یا آگ پکڑنے والی چیزیں نہ رکھیں۔

۷۔ اپنے باغیچے کے ربڑ کے پائپ کو باہر والے نلکے میں لگا کر رکھیں تا کہ بوقت ضرورت استعمال کر سکیں۔

۸۔ نکلنے کے راستے کی منصوبہ سازی کریں۔ اگر آگ قابو سے باہر ہو تو جلدی باہر نکل جائیں اور قیمتی چیزیں نکالنے کے لیے گھر میں واپس نہ جائیں۔

۹۔ جنگل میں آگ لگنے کی صورت میں قریبی پانی کے ذرائع استعمال کریں۔

۱۰۔ آگ بجھانے والے محکمے کو اطلاع کریں یا PTCL , SCO سے ایمرجنسی نمبر ملا کر اطلاع کریں۔

۱۱۔ گھر میں اگر دھواں پھیل گیا ہو تو لیٹ کر رینگتے ہوئے باہر نکلیں کیونکہ دھواں گرم ہونے کی بنا پر اوپر اٹھتا ہے۔ لہٰذا سانس لینے میں آسانی ہوگی۔

۱۲۔ چولہا جلتا چھوڑ کر کچن سے باہر نہ جائیں۔

۱۳۔ گھر میں Smoke Detecter لگوائیں۔

۱۴۔ بچوں کو گھر سے ایمرجنسی میں نکلنے کے راستوں سے متعلق آگاہی دیں۔

۱۵۔ موم بتی جلتی چھوڑ کر کمرے سے نہ جائیں۔

۱۶۔ بجلی کی تار یا شارٹ سرکٹ کے سبب سے آگ لگے تو پانی یا مائع سے نہ بجھائیں۔ مٹی یا ریت کا استعمال کریں۔

۱۷۔ ماچس بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔

یہ کلاس A آگ کو بجھانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اس میں پانی،سوڈیم بائی کاربونیٹ اور سیلفورک ایسڈ ہوتا ہے۔اس کو استعمال کرنے سے پہلے اس کو دو مرتبہ الٹا کر لینا چاہیے۔

آگ بجھانے والے آلہ کو استعمال کرنے کا طریقہ:۔

۱۔ ایک Fire Extinguisher پانی کے دو بڑے ٹرک سے بہتر کام کر سکتا ہے۔

۲۔ بڑے پیمانے پر آگ کے لیے آلہ استعمال کریں۔

۳۔ حفاظتی تدابیر مثلاً ہیلمٹ، بوٹ، ماسک، دستانے استعمال کریں۔

۴۔ مناسب فاصلہ رکھ کر آلہ استعمال کریں۔

۵۔ اگر آگ بجھانے والا آلہ میسر نہ ہو تو مٹی یا ریت کا استعمال کریں۔

PASS METHOD:۔

۱۔ پن کو نکالیں۔

۲۔ آگ کی تہہ کو ٹارگٹ کریں۔

۳۔ ہینڈل کو دبائیں۔

۴۔ آگ کے گرد گھومتے جائیں۔

استعمال ہونے والے اوزار اور دوسرے سامان:۔

سیڑھی، رسہ، بیلچہ، گینتی، چھبل، لکڑی کے تختے، بالٹی، پائپ، چاقو، ہتھوڑا، پن، آگ بجھانے والے آلات وغیرہ

SAR کا طریقہ کار:۔

۱۔آواز دینا یا پکارنا:۔

SAR کے دوران ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ متاثرین (Victims) کو آواز دی جائے۔مثلاً کوئی میری آواز سن رہا ہے تو میرے پاس آجائے یا آواز دے۔اگر کوئی بات سن لیتا ہے تو اسے مزید ہدایات دی جاسکتی ہیں ''یہاں رک جاؤ'' یا ''باہر انتظار کرو''۔(عمارت کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے زخمی لوگوں (Victims) سے مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں کہ آیا اس عمارت میں کوئی اور ہے تو کدھر ہے وغیرہ۔

۲۔منظم ترتیب سے تلاش کرنا:

تلاش کے دوران اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ عمارت کا کوئی حصہ نہ رہ جائے۔نیچے سے اوپر یا اوپر سے نیچے،دائیں سے بائیں یا بائیں سے دائیں وغیرہ۔

۳۔تلاش کے دوران وقفے وقفے سے رکنا اور سننا:۔

تلاش کے دوران اس امر کی اشد ضرورت ہوتی ہے کہ کچھ دیر کے بعد تھوڑی دیر کے لیے رکا جائے اور زخمی لوگوں (Victims) کو سنا جائے۔اس عمل کے دوران خاموش رہنا ضروری ہوتا ہے۔

۴۔تین کونوں سے دیکھنا:۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ آواز کا پیچھا کر کے متعلقہ جگہ پر جایا جاتا ہے۔اور ٹارچ کی مدد سے تین اطراف سے زخمی لوگوں (Victims) کو تلاش کیا جاتا ہے۔

۵۔تلاش شدہ جگہ پر نشان لگانا:۔

تلاش کرنے کے دوران یہ ضروری ہے کہ جس جگہ ایک دفعہ تلاش کر لیا جائے اس جگہ کو نشان لگا دیا جائے تا کہ وقت کا ضیاع نہ ہو اور مزید جگہ کی تلاش بھی نہیں کی جاتی۔

منہدم عمارات کی کئی اقسام ہیں مگر ہم چند ایک کا ذکر کریں گے۔ ان اقسام کا ذکر اس لیے ضروری ہے کہ ان میں خطرات کی نوعیت مختلف ہوتی ہے لہذا ان میں تلاش اور بچاؤ کے دوران مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔

۱۔لین ٹو(Lean-To):۔

ایسی عمارات جن میں ایک یا ایک سے زائد امدادی دیواریں ایک طرف سے ٹوٹ کر الگ ہوجاتی ہیں اور فرش کے ایک طرف اکٹھی ہوجاتی ہیں۔ایسی عمارتوں میں متاثرین (Victims) کو بچے ہوئے فرش کے پاس یا کسی حد تک اس کے برابر اوپر دیکھا جاسکتا ہے۔

۲۔V قسم کی عمارت:۔

ایسی عمارات میں عام طور پر چھت درمیان سے ٹوٹ جاتی ہے اور وہ فرش پر آکر لگ جاتی ہے۔ایسی عمارات میں زخمیوں (Victims) کو عام طور پر بچی ہوئی چھت کے نیچے یا چھت کے اس حصے پر جو فرش سے ٹکرایا ہوتا ہے اس میں تلاش کیا جاتا ہے۔

۳۔پین کیک عمارات(Pencake):۔

ایسی عمارات جس میں دیواریں یا ستون مکمل طور پر ٹوٹ کر فرش پہ آجاتے ہیں۔زخمیوں(Victims) کو ملبے کے نیچے یا خلا (Void) میں دیکھا جاسکتا ہے۔

۴۔کینٹی لیور(Cantilever):۔

ان عمارات میں چھت کا ایک حصہ ہوا میں معلق رہ جاتا ہے۔اس کے نیچے سے دیوار گر جاتی ہے جبکہ چھت کا دوسرا حصہ دیوار کے ساتھ لگا رہتا ہے۔زخمیوں(Victims) کو عام طور پر فرش کے اوپر یا نیچے دیکھا جاتا ہے۔

۵۔A فریم(A-Frame):۔

اس قسم کی عمارتوں میں عام طور پر کناروں سے فرش چھت پر گر جاتی ہے جبکہ درمیان سے کسی ایک دو ستونوں کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے۔زخمیوں یا متاثرین(Victims) کو عام طور پر ملبے کے اندر تلاش کیا جاتا ہے یا پھر Void خالی حصوں میں ان کو تلاش کیا جاسکتا ہے۔